بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد سوم تا جلد سیزدہم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

درحالات و مناقب حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

مترجم

سید المفسرین ادیبِ اعظمؒ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ناشر ... ... ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ... ... قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ... ... سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ... ... ستمبر ۲۰۰۴ء

ہدیہ ... ... ۱۴۰ روپے

حلیۃ الاولیا میں کعب ابن عجرہ سے مروی ہے کہ مہاجرین و انصار اور بنی ہاشم کے اس بارے میں جھگڑا ہوا کہ رسولؐ خدا کو کس گروہ سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا اے گروہ انصار میں تمہارا بھائی ہوں انہوں نے خوش ہو کر کہا بس حضورؐ ہمارے ہیں۔ پھر فرمایا اے گروہ مہاجرین میں تم میں سے ہوں وہ خوش ہو کر کہنے لگے بس حضورؐ ہمارے ہیں پھر بنی ہاشم سے فرمایا تم مجھ سے ہو اور میری آل ہو وہ کہنے لگے خدا کی قسم حضور ہم سے ہیں الغرض آپ کی حسن تدبیر سے سب خوش ہو گئے۔

عامر شعبی۔ حسن بصری۔ سفیان ثوری۔ جابر انصاری اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا فاطمہؑ میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو غضبناک کیا اس نے مجھ کو غضبناک کیا۔ اور ایک روایت میں ہے جس نے اسے ستایا اس نے مجھے ستایا جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا جس نے اسے برا سمجھا اس نے مجھے برا سمجھا اور علیؑ تمام مخلوق میں زیادہ عزت والے ہیں۔

سہل بن عبداللہ عمر بن عبدالعزیز (اموی بادشاہ) سے کہنے لگا کہ آپ کی قوم کہتی ہے کہ آپ اولاد فاطمہ کو ان کے اوپر ترجیح دیتے ہیں انہوں نے کہا میں نے معتمد اور ثقہ لوگوں سے سنا ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے راضی رکھا اس نے مجھے راضی رکھا اور جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا پس خدا کی قسم میں رسولؐ اللہ کو راضی رکھوں گا اور اولاد فاطمہ کو راضی رکھ کر فاطمہؑ کو راضی رکھوں گا۔

آنحضرتؐ کے ارشادات سے فاطمہؑ کی عصمت ظاہر ہے اگر فاطمہؑ گنہگار ہوتیں تو آپ ہرگز ان کی اذیت کو اپنی اذیت نہ فرماتے کیونکہ گنہگار پر اقامت حد لازم ہے۔

ابو ثعلبہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہؑ کے گھر جاتے وہ کھڑی ہو جاتیں حضرت گلے ملتے اور ان کی آنکھوں کو بوسہ دیتے۔

اربعین اور فضائل سمعانی میں جناب عائشہؓ وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت جب غزوات سے واپس ہوتے تو جناب فاطمہؑ کے گھر پہلے جاتے اور جب فاطمہ آپ کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کے سر کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حضرت ان سے ملنے آتے تو ایک دوسرے کو بوسہ دیتا اور دونوں ساتھ بیٹھتے۔

ابو السعادات نے فضائل عشرہ میں ابن موذن نے اربعین میں ابن عباس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جب سفر کا ارادہ کرتے تو سب سے آخر میں فاطمہؑ سے ملتے اور جب واپس آتے تو سب سے پہلے ان کے پاس جاتے اگر عنداللہ فاطمہؑ کا مرتبہ عظیم نہ ہوتا تو آپ ہرگز ایسا نہ کرتے کیونکہ وہ آپ کی بیٹی تھیں خدا نے اولاد کو باپ کی تعظیم کا حکم دیا ہے نہ کہ باپ کو اولاد کی۔

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ فاطمہؑ رسولؐ اللہ کو سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ آپ ایک روز خانہ سیدہ میں آئے تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہی ہیں (نماز نافلہ) پس حضرت کی آواز سنتے ہی نماز کو قطع کیا اور مصلّٰی چھوڑ کر حضرت کے پاس آئیں